



حبیب تنویر

(1923 - 2009)

حبیب تنویر کا اصل نام حبیب احمد خاں اور تنویر تخلص ہے۔ ادبی اور ثقافتی دنیا میں وہ حبیب تنویر کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ناگ پور یونیورسٹی سے بی۔ اے کرنے کے بعد آل انڈیا ریڈیو میں ملازم ہو گئے۔ ابتدا میں انھوں نے فلمی گیت اور مکالمے لکھے پھر قدسیہ زیدی کے ہندوستانی تھیٹر میں شامل ہو گئے۔ لندن اور جرمنی میں ڈرامے کی تکنیک پر مہارت حاصل کی۔ انھوں نے بہت سے اردو ڈرامے لکھے، جنہیں بہت سے مشرقی اور مغربی ملکوں میں اسٹیج کیا گیا۔ ان میں ”سات پیسے“، ”چرن داس چور“، ”ہرما کی کہانی“، ”آگرہ بازار“، ”شاجاپور کی شانتی بائی“، ”مٹی کی گاڑی“ اور ”میرے بعد“ بہت مشہور ہوئے۔ ان کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے اپنے ڈراموں کے ذریعے چھتیس گڑھ کے لوک کلاکاروں کو قومی سطح پر روشناس کرایا۔

حبیب تنویر کو قومی اور بین الاقوامی سطح کے کئی اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ حکومتِ فرانس نے ان کو اپنی سوانح حیات لکھنے کے لیے اسکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام تک وہ اسے قلم بند کرنے میں مصروف تھے۔ ہندی، بنگالی، مراٹھی، اور یورپ کی کئی زبانوں میں ان کے ڈرامے ترجمہ ہو چکے ہیں۔



5022CH21

کارتوس

کرنل	ڈرامے کے کردار:
لیفٹیننٹ	
سپاہی	
سوار	
1799	زمانہ :
رات	وقت :
(گورکھ پور کے جنگلوں میں کرنل کالنز کے خیمے کا اندرونی حصہ۔ دو انگریز بیٹھے باتیں کر رہے ہیں کرنل کالنز اور ایک لیفٹیننٹ۔ خیمے کے باہر چاندنی چھٹکی ہوئی ہے۔ اندر لیمپ جل رہا ہے۔)	جگہ :
جنگل کی زندگی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔	کرنل :
ہفتوں ہو گئے یہاں خیمہ ڈالے ہوئے۔ سپاہی بھی تنگ آ گئے ہیں۔ یہ وزیر علی آدمی ہے یا بھوت؟	لیفٹیننٹ :
ہاتھ ہی نہیں لگتا۔	
اس کے افسانے سن کر رابن ہڈ کے کارنامے یاد آ جاتے ہیں۔ انگریزوں کے خلاف اس کے دل میں کس قدر نفرت ہے۔ کوئی پانچ مہینے حکومت کی ہوگی۔ مگر اس پانچ مہینے میں وہ اودھ کے دربار کو انگریزی اثر سے بالکل پاک کر دینے میں تقریباً کامیاب ہو گیا تھا۔	کرنل :
کرنل کالنز، یہ سعادت علی کون ہے؟	لیفٹیننٹ :
آصف الدولہ کا بھائی ہے۔ وزیر علی کا چچا اور اس کا دشمن۔ دراصل نواب آصف الدولہ کے ہاں لڑکے کی کوئی امید نہ تھی۔ وزیر علی کی پیدائش کو سعادت علی نے اپنی موت خیال کیا۔	کرنل :



- لیفٹیننٹ : مگر سعادت علی کو اودھ کے تخت پر بٹھانے میں کیا مصلحت تھی؟
- کرنل : سعادت علی ہمارا دوست ہے اور بہت عیش پسند آدمی ہے۔ اس نے ہمیں اپنی آدھی مملکت دے دی۔ اور دس لاکھ روپے نقد، اب وہ بھی مزے کرتا ہے اور ہم بھی۔
- لیفٹیننٹ : سنا ہے یہ وزیر علی افغانستان کے بادشاہ شاہ زماں کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔
- کرنل : افغانستان کو حملے کی دعوت سب سے پہلے اصل میں ٹیپو سلطان نے دی۔ پھر وزیر علی نے بھی اسے دئی بلایا اور شمس الدولہ نے بھی۔
- لیفٹیننٹ : کون شمس الدولہ؟
- کرنل : نواب بنگال کا نسبتی بھائی۔ بہت خطرناک آدمی ہے۔
- لیفٹیننٹ : اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ کمپنی کے خلاف سارے ہندوستان میں ایک لہر دوڑ گئی ہے۔
- کرنل : جی ہاں۔ اور اگر یہ کامیاب ہوگئی تو بکسر اور پلاسی کے کارنامے دہرے رہ جائیں گے اور کمپنی جو ساکھ لارڈ کلایو کے ہاتھوں حاصل کر چکی ہے، لارڈ ویلیزلی کے ہاتھوں وہ سب کھو بیٹھے گی۔

- لیفٹیننٹ : وزیر علی کی آزادی بہت خطرناک ہے۔ ہمیں کسی نہ کسی طرح اس شخص کو گرفتار کر ہی لینا چاہیے۔
- کرنل : پوری ایک فوج لیے اس کا پیچھا کر رہا ہوں اور برسوں سے وہ ہماری آنکھوں میں دھول ڈالے انہی جنگلوں میں پھر رہا ہے اور ہاتھ نہیں آتا۔ اس کے ساتھ چند جاں باز ہیں۔ مٹھی بھر آدمی مگر یہ دم ختم!
- لیفٹیننٹ : سنا ہے وزیر علی ذاتی طور سے بہت بہادر آدمی ہے۔
- کرنل : بہادر نہ ہوتا تو یوں کمپنی کے وکیل کو قتل کر دیتا؟
- لیفٹیننٹ : یہ قتل کا کیا قصہ ہوا تھا کرنل؟
- کرنل : قصہ کیا ہوا تھا؟ وزیر علی کو معزول کرنے کے بعد ہم نے اسے بنارس پہنچا دیا اور تین لاکھ روپے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ کچھ مہینے بعد گورنر جنرل نے اسے کلکتے طلب کیا۔ وزیر علی کمپنی کے وکیل کے پاس گیا جو بنارس میں رہتا تھا اور اس سے شکایت کی کہ گورنر جنرل اسے کلکتے میں کیوں طلب کرتا ہے۔ وکیل نے شکایت کی پروانہ کی۔ اُلٹا اسے بُرا بھلا سنا دیا۔ وزیر علی کے دل میں یوں بھی انگریزوں کے خلاف نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس نے خنجر سے وکیل کا کام تمام کر دیا۔
- لیفٹیننٹ : اور بھاگ گیا؟
- کرنل : اپنے جاں نثاروں سمیت اعظم گڑھ کی طرف بھاگ گیا۔ اعظم گڑھ کے حکمرانوں نے ان لوگوں کو اپنی حفاظت میں گھاگھرا تک پہنچا دیا۔ اب یہ کارواں جنگلوں میں کئی سال سے بھٹک رہا ہے۔
- لیفٹیننٹ : مگر وزیر علی کی اسکیم کیا ہے؟
- کرنل : اسکیم یہ ہے کہ کسی طرح نیپال پہنچ جائے، افغانی حملے کا انتظار کرے، اپنی طاقت بڑھائے، سعادت علی کو معزول کر کے خود اودھ پر قبضہ کر لے اور انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دے۔
- لیفٹیننٹ : نیپال پہنچنا تو کوئی ایسا مشکل نہیں۔ ممکن ہے پہنچ گیا ہو۔
- کرنل : ہماری فوجیں اور نواب سعادت علی خاں کے سپاہی بڑی سختی سے اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ انہی جنگلوں میں ہے۔
- (ایک گورا سپاہی تیزی سے داخل ہوتا ہے)
- گورا سپاہی : سر!

- کرنل : اُٹھ کر) کیا بات ہے؟
- گورا سپاہی : دور سے گرد اٹھتی دکھائی دے رہی ہے۔
- کرنل : سپاہیوں سے کہہ دو کہ تیار رہیں۔
- (سپاہی سلام کر کے چلا جاتا ہے)
- لیفٹیننٹ : (جو کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھا)
- گرددو ایسی اڑ رہی ہے جیسے پورا ایک قافلہ چلا آ رہا ہے مگر مجھے تو ایک ہی سوار دکھائی دیتا ہے۔
- کرنل : (کھڑکی کے پاس جا کر) ہاں ایک ہی سوار ہے۔ سرپٹ گھوڑا دوڑائے چلا آ رہا ہے۔
- لیفٹیننٹ : اور سیدھا ہماری طرف ہی آتا معلوم ہوتا ہے۔
- (کرنل تالی بجا کر سپاہی کو بلاتا ہے)
- کرنل : (سپاہی سے) سپاہیوں سے کہو اس سوار پر نظر رکھیں کہ یہ کس طرف جا رہا ہے۔
- (سپاہی سلام کر کے چلا جاتا ہے)



- لیفٹیننٹ : شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ تیزی سے اسی طرف آرہا ہے۔
- سوار : (ٹاپوں کی آواز بہت قریب آکر رک جاتی ہے)
- سوار : (باہر سے) مجھے کرنل سے ملنا ہے۔
- گوراسپاہی : (چلا کر) بہت اچھا۔
- سوار : بھئی آہستہ بولو۔
- گوراسپاہی : (اندر جا کر) حضور! سوار آپ سے ملنا چاہتا ہے۔
- کرنل : بھیج دو۔
- لیفٹیننٹ : وزیر علی کا ہی کوئی آدمی ہوگا۔ ہم سے مل کر اُسے گرفتار کروانا چاہتا ہوگا۔
- کرنل : خاموش (سوار سپاہی کے ساتھ اندر آتا ہے)
- سوار : (آتے ہی پکار اٹھتا ہے) تنہائی تنہائی۔
- کرنل : یہاں کوئی غیر آدمی نہیں۔ آپ رازِ دل کہہ دیں۔
- سوار : دیوار ہم گوش دارد۔ تنہائی۔
- (کرنل لیفٹیننٹ اور سپاہی کو اشارہ کرتا ہے۔ دونوں باہر چلے جاتے ہیں) جب کرنل اور سوار خیمے میں تنہا رہ جاتے ہیں تو ذرا وقفے کے بعد سوار چاروں طرف دیکھ کر کہتا ہے۔
- سوار : آپ نے اس مقام پر کیوں خیمہ ڈالا ہے؟
- کرنل : کمپنی کا حکم ہے کہ وزیر علی کو گرفتار کیا جائے۔
- سوار : لیکن اتنا لاؤ لشکر کیا معنی؟
- کرنل : گرفتاری میں مدد دینے کے لیے۔
- سوار : وزیر علی کی گرفتاری بہت مشکل ہے صاحب!
- کرنل : کیوں؟
- سوار : وہ ایک جاں باز سپاہی ہے۔
- کرنل : میں نے بھی سن رکھا ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟



- سوار : چند کارتوس
- کرنل : کس لیے؟
- سوار : وزیر علی کو گرفتار کرنے کے لیے۔
- کرنل : واہ! یہ لودس کارتوس۔
- سوار : (مسکراتے ہوئے) شکریہ۔
- کرنل : آپ کا نام؟
- سوار : وزیر علی! آپ نے مجھے کارتوس دیے ہیں، اس لیے آپ کی جاں بخشی کرتا ہوں۔
- (یہ کہہ کر باہر نکل جاتا ہے۔ ٹاپوں کا شور سنائی دیتا ہے۔ کرنل ستائے میں ہکا بکا کھڑا ہے۔ لیفٹیننٹ اندر آ جاتا ہے۔)
- لیفٹیننٹ : کون تھا؟
- کرنل : (دبی زبان میں اپنے آپ سے) ایک جاں باز سپاہی۔
- (پردہ)

(حبیب تنویر)

مشق

● معنی یاد کیجیے:

نیمہ	:	تنبو، ٹینٹ
جاں باز	:	بہادر، جان پر کھیل جانے والا
مصلحت	:	حکمت، پالیسی،
ساکھ	:	نیک نامی، اعتبار
معزول	:	تخت یا گدی سے اتارا ہوا
دیوار ہم گوش دارد	:	دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں
مملکت	:	حکومت، سلطنت
رازِ دل	:	دل کی بات، بھید
وقفہ	:	مہلت، تھوڑی سی دیر
لاؤ لشکر	:	فوج اور اس کا ساز و سامان

● غور کیجیے:

☆ وطن سے محبت کرنے والے جاں باز تاریخ میں زندہ رہتے ہیں اور ہمیشہ ان کی قدر کی جاتی ہے۔

● سوچیے اور بتائیے:

- 1 - وزیر علی کے کارنامے سن کر کس کے کارنامے یاد آتے ہیں؟
- 2 - سعادت علی کو انگریزوں نے اودھ کے تخت پر کیوں بٹھایا؟

- 3 - سعادت علی کیسا آدمی تھا؟
4 - کرنل سے کارتوس مانگنے والا سوار کون تھا؟

● نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

تخت خلاف پاک بہادر جاں باز وظیفہ اسکیم

● جمع کے واحد اور واحد کے جمع بنائیے۔

جنگل شکایات افواج سلاطین وظیفہ وزیر

● نیچے لکھے ہوئے جملوں میں صحیح لفظوں سے خالی جگہوں کو بھریے:

- 1 - سنا ہے یہ وزیر علی افغانستان کے بادشاہ شاہ زماں کو ہندوستان پر..... کی دعوت دے رہا ہے۔ (حملہ، لڑائی)
2 - وزیر علی کے دل میں انگریزوں کے خلاف..... کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ (نفرت، برائی، محبت)
3 - وزیر علی کی..... بہت مشکل ہے صاحب۔ (معزولی، جاں بخشی، گرفتاری)

● عملی کام:

- ☆ استاد سے تین شہیدانِ وطن کے نام معلوم کر کے لکھیے۔
☆ دو لوگوں کے درمیان کی گفتگو یا بات چیت مکالمہ کہلاتی ہے۔ اس ڈرامے کے پانچ مکالمے یاد کر کے لکھیے۔
☆ اس ڈرامے کو ساتھیوں کے ساتھ مل کر اسٹیج کیجیے۔